

عالم الغیب فی عجبہ من ربی

بفرمان حضرت غیاث الدین عاشق سید المرسلین شفیع القبری



بفرمان کوشش خان مشفق حاجی سمیر الدین ساکن پندروا

کتابخانه مطبعہ رشید الدین مطبوعہ کراچی



بخشد و بچھو میرے پیر و درکار

مین ہوں عاصی اور تو آمرزگار

اما بعد خاکسار ذرا بے مقدار نصیر الحق گنہگار بندہ پروردگار بخت دینار ذی شمار  
 گذارش کرتا ہوں کہ آجکل لاف مہیون و ہامیون کا زور و شور ہو اور ہم جماعت خفی الذہن کے  
 کمزور چنانچہ مولوی رحیم بخش لا مذہب نے ایک روز علانیہ میدان میں بیان کیا کہ محمد ہمارے طرح  
 آدمی تھو اور غیب کی باتیں مطلق نہیں جانتے ہوں و چونکہ سمجھ کر ہوئے تھے وہ بشر تھے اور  
 میں بھی بشر ہوں فرق اتنا ہی کہ اپنی قرآن نازل ہوئی تھی بھیر نہیں لے تو ذی اللہ ایسی  
 عقیدہ شفیقہ سے خدایا دی و مگر اس زمانہ کی مسلمانوں کو صحبت و ہامیون کی اثر کر گئی ہوئی  
 وہایت از گئی بعض بعض اعطاکولت الایک جنکو مطلق علم نہیں مثل مشہور پڑھو نہ لکھو  
 نام محمد فاضل محض کٹ مآ جاہل محمد مصطفیٰ صلم کے شان سے غافل ابو جہل کے پہلی حسد  
 بوسجھ بوجھے شان محمدی پر زبان کہو لا جوجی میں آیا بولا و ہامیون کو زور دیا اپنا ایمان بر باد  
 کیا دین دنیا خراب کیا دشمن خدا اور رسول بنا و روح کا ایندھن بنوا لہذا سلام نہا بمسما  
 عالم الحنفی خاتم النبیین رقم کیا لاف ہونے کی زبان بند کیا اور دو فصلوں پر نام کیا پہلی فصل بیان میں  
 صلح العیب جو لوہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ اور دوسرے فصل بیان میں مثل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 دوسرے محمد پیدا کر دینے خدا قادر ہونے پر انہیں پہلی فصل محمد صلم کو عالم غیب ہونے پر اب جانا چاہیے کہ  
 اللہ تعالیٰ کو اپنی حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع اعلام غیبی امر را لایہی ارستہ اور  
 پیراستہ کر کو نام خلق اللہ سے گزیرہ کیا اور سارے نبیوں اور رسولوں کو سرتج بنایا اور سب پہلی پیدا  
 کیا اور سب آخر عالم ظہور میں لایا ایسا نبی کو جس کے علم کی خبر خود خدا اطلاع فرماتا ہو کما قال اللہ تعالیٰ

# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي قال في القرآن عالم الغيب لا يظهر على عبده أحد الا من ارتقى مدر  
رسول فأنزل به نزل من بين يديه ومن قلعه رشداً

<p>جسے مشت خاک کو ایمان دی اور محمد کا بہن اُمت کیا رات بہر بخشش خدا سے پاتے زندگی پھر اپنی اُمت کے لئی سب کہیں گے نفسی و کینگی اُمتی بخش و اُمت کو جسے ای خدا اُمتوں کو اپنی دوزخ سے نکال اپنی اُمت کو جہان میں لائیں گے آل پر احمد کے پار و ن پار پر تا نہوی حشر میں تو نرسار</p>	<p>پہر حشر تعریف اوس رحمن کی فضل سے اپنی بہن قرآن دیا وہ محمد جو کے اُمت کے لئی اور عبادت بندگی جو کچھ لئی حشر میں وہ ہاشمی احمد بنی پھر کہیں گے وہ سجدہ میں جا رب کہیں گے سروٹا ہو جا خوشحال شافعی حشر خوشی سے جائیں گے پڑھ درود اوس شافعی بخار پر اب نصیر الحق خدا کو تو پکار</p>
---	---

رسول کو تفسیر جلالین والا کہتا ای ما غاب لہ من عبادہ یعنی جو بات پوشیدہ ہے  
 بندوں ای بطلعہ علی غیبہ من الناس مع اطلاعہ علی الانبیاء مرجمہ طلع  
 کرتا غیب کی اور بندوں کے ساتھ اطلاع کرونیو پڑا تو اور تفسیر فتح العزیز میں مرقوم ہے  
 اؤ خدای تعالیٰ و انتہ غیب است پس مطلع سازد ہر عالم خود پہ کس را مگر کسی را کہ  
 پسند کردہ ہست اور از رسول خود را و سورہ آل عمران میں مکان اللہ لیطلعہ  
 علی الغیب ولا کن اللہ یحب من دسوالہ من یشاء نہیں ہوا اللہ کے اطلاع کرو تمکو اور غیب  
 اپنی کہ مگر جسکو پسند کر یا رسول سے اپنی صلا جلالین یون تفسیر کرتا ہوا ای یختار من رسولہ  
 فیطلعہ علی غیبہ <sup>حال</sup> ثما اطلع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی المناقب یعنی اپنی رسول کو  
 جسکو پسند کر لیا پس مطلع کرتا ہوا جسکو او پر غیب کی اپنی جیسا کہ اطلاع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو او پر  
 منافقوں اور اطلاع کیا آپ کے گم شدہ جملہ حال اور پتا دینا اوسکا اور خبر دینا احوال قیامت کا  
 اور قہر و جمال کا اور اترنا عیسیٰ علیہ السلام کا اور پیدا ہونا امام مہدی کا علی ہذا القیاس بہت  
 باتیں غیب کی اطلاع فرمائی کہ گنجائش اوسکا اس مختصر میں محال ہے لہذا چھوڑا گیا پس  
 عقیدہ سنت جماعت کا اسبارہ میں یون ہے کہ خدا عالم الغیب سے سوای خدا کو کوئی نہیں جانتا  
 ہو مگر جسکو برگزیدہ کیا اور بندہ کو چنانچہ نبی و ولی وغیرہ خصوصاً محمد مصطفیٰ برگزیدہ خدا  
 کو دانندہ پوشیدہ و آشکارہ گردانا اگر لامرہ ہی و لابی ایسا عقیدہ نہ رکھو اور عالم الغیب ہو  
 پر آپ کو ایمان نہ لاوی آپکو مثل آدمی کو جیسا کہ انہیں ہزاروں محمد پیدا ہونی پر دلیل لاوی  
 و دیگر افراد مرتبہ چنانچہ یہی عقیدہ ہو لا مذہب کو کہ مثل محمد صلعم کو ہزاروں محمد ایسا نہیں

وعلما عالم تگن تعلم وکان فضل اللہ علیہا ترجمہ اور تعلیم کیا میں تجو ای محمد صلی اللہ علیہ  
جو نہ تھا تو جانا اور فضل اللہ کا نہایت بڑی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نے علم کل و تعلیم جری  
کل عطا فرمایا اور عقل اور علم و صبر و حلم و سخاوت و ترحم و شفقت و کرم و حسن و خلق و معجزہ و  
کرامات و علم ظاہری اور باطنی بخشا ہے چنانچہ وہب بن منبہ کہ تابعی سے روایت کرتے ہیں کہ  
میں نے ستر اور ایک کتاب قضا و کلی مطالع کیا تو معلوم ہوا کہ تمام خلق اللہ کو آغاز سے لیکر انعام  
تک جس قدر حق تعالیٰ نے علم اور عقل عطا فرمایا ہے مقابلہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل بیگستان کو ہے اور  
ابن عساکر تواریخ عوارف میں لکھتے ہیں کہ علم اور عقل سو جزو ۹۹ جزو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا اور  
ایک جزو تمام خلق اللہ کو ملا اور ایک روایت صحیحہ میں آئی ہے کہ عقل اور علم ہزار جزو ہے اور ستر  
۹۹۹ جزو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت ہوا اور ایک جزو تمام خلق اللہ کو ملا اب غور کرنا  
چاہیے کہ کس قدر علم اور قیاس آپ کو اللہ تعالیٰ نے بخشا تھا کہ جسکے شانک انسان حیران ہو باو  
جو دان روایتوں کو عقل ناقص میں لافہ موعجی آتا نہیں کہ باطنوں کو نظر و غنیمت سماتا نہیں  
دشمن خداوندی مصطفیٰ کو علم الدینی ہو نہ پرایان کامل ہوتا نہیں بظاہر ہر سوسن سلطان  
خارجی جو جی میں آتا ہو نہ زبان طعن و حقارت کا کہو نہ ہو محمد کو مانند پیر آدمی کہ مجتہد اور  
ہائی بندی کا رشتہ لگاتا ہو غیب کے علم عاری جانتا ہو وہ شخص یا اجتماع کافر ہو جسکی دلیل قرآن  
مجید میں موجود ہے عالم الغیب ہے نہ یہی دلیل ظاہری کہما قال اللہ تعالیٰ عالم الغیب فلا

یظہر علی عیہ احد الا من اراد من رسول فانه یسلک من یدین یدیه ومن خلطہ رشدا  
ترجمہ جانیو الا غیب کا پس نہیں ظاہر کرتا ہے اپنی عیبت کسی کو مگر جسکو پسند کر لیا خدا نے اپنی

میں ختم کر نیو الا باب نبوت کا ہون باین ہمہ دلائل باہرہ کو لائے شقی وہابی خدا اور رسول کے  
 جہر و بھاننا کا ہی مثل محمد کرید اہم و کالیقین رکھتا ہی الکو ای سری کا آدمی سمجھتا ہی نعوذ باللہ  
 عقیدہ سنیہ توبہ کرنا چاہی دور نہ کافر ہو و کا خوف ہی کیونکہ جسے شان محمدی پر بٹا لگا یا  
 اور قرآن اور حدیث کی مطلب کی اپنی رای کے مطابق نکالا اور بسبب یاب ہانی اور سخت کلامی کہ  
 ایہ کو زمرہ میں شیطان علیہ لعنہ و اخل کیا بیٹ بیٹا بول ست بولی ہی پر شعور و گرو  
 باقتہ سوانا ایک دن ضرور ہی و باہر زبان سہنا لو چھوٹی نہ اور بڑی بات باز آؤ اور مثل  
 کرید اہم و ناخیر ممکن جانو اور خدا کی قدرت کے باہر مانو اگر ہماری بات کو نہ مانو تو اپنی پیر و مشرک صدیق  
 من کی کتاب بغیہ الراید کو صفحہ ۵۳ کا دیکھو تک پر بکر اپنا عقیدہ درست کرو اور کلام نا  
 ملازم باز آؤ وہاں ہذا کہ چون از بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقصود دین و  
 سکادم اخلاق بود لہذا الب حصولین وجہ کمال بعد از وی صلی اللہ علیہ وسلم یہ پیغمبر دیگر نہ مانو چنانچہ  
 الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی ترجمہ کہ میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 دنیا میں تکمیل میں اسلام اور سکادم اخلاق منظور ہی لہذا الب تکمیل ان مرتبہ کو دوسرا پیغمبر پیدا  
 عبت اور فائدہ نہ ہوتا اور خدا عبت کام و پاک ہی اور ارادہ خدا کا دوسرا پیغمبر پیدا کر لے یہ غاب  
 نہ آیا کیونکہ خدا جن امور کو بر و زائل چاہا ہوا ہی عالم اللہ میں آیا ہی اور اسی کتاب کی صفحہ  
 ۱۱۲ تک چون مرقوم ہی قد احاطہ بکل شی علیہ ازین جاصلہ شدہ کہ مثل وی  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم نیز قادریست چون وجود مثل وی محمد صلی اللہ علیہ وسلم داخل زیر خود نہ است  
 بنا برعموم عدلہ باب ثما قال للہ تعالیٰ اولیس اللہ الذی خلق السموات و الارض بقادر علی ان یخلق



پیدا ہو سکتا ہو خود باللہ لہذا اس کا جواب بھی مختصر طور پر رقم کیا جاتا ہے، وہ ہوتا ہے وہ مقررہ

## سوال لامر ہو سکتا

مثل محمد صلم کو ایک انہیں ہزار دن محمد پیدا ہو سکتا ہو یا نہیں

## جواب سنت جماعت کا

اللہ تعالیٰ کہ ہر شئی پر قادر ہو لیکن مثل محمد صلم کو پیدا کرنا پر قادر نہیں ہے، اور ان اللہ علی کل شئ  
قدیر ہے، یہی مطلب لامر ہو نہیں حاصل ہوتا ہے اور یہ بھی نہیں ثابت ہوتا کہ مثل محمد صلم کو  
بھی قادر ہو بلکہ مطلب ہمارا ثابت ہوتا ہے کہ خدا قادر ہے انہیں اشیاء کو پیدا کرنا پر کہ جس کا ارادہ  
اور منشاء رکھتا ہے کیونکہ سب نام خدا کا لہذا انکی ہوا ہے جیسا کہ فرماتا ہے حق تعالیٰ و کان امر اللہ  
مقتدر، لہذا امور مقدرہ کا خلاف ہونا محال ہے اور تقدیر کی سبکی بہر حق نہیں تقدیر کا جو  
یعنی جیسا کہ خالق نے روزا نزل اندازہ کیا ہے وہی عالم پر ہوتا ہے اور خلاف ہونا حکم پر کا  
قدرت میں خدا کی نقصان لادم آتا ہے اور خدا اور رسول پہوٹا ٹھہرتا ہے چنانچہ فرمایا آپ نے  
انی ادرست الی الخلق كافة و خلقتی النبیون، جب شخص صادق ہے خود خبر دیا کہ  
میرے بعد قیامت تک کوئی نبی اور رسول پیدا ہوگا والاہین اور ختم ہوا ہے باب حالت  
کاپس کیونکہ ہو سکتا ہے کہ قول رسول تعالیٰ الہی یونان جو ٹاٹھری حالانکہ آپ زبان نہیں  
کہو تو اپنی خواہش سے و ما یطق عن الہد اس جو وہی اور مکان صحابہ ایا احد و  
ت رسول اللہ و خاتم النبیین ہے محمد صلم کسی کا باپ ہائی لاکن رسول اللہ کا  
و ختم کرنا لہذا نبیوں کا ختم فرمایا آپ نے انی عبد اللہ فی امر اللہ اب لہذا خاتم النبیین کہ





مثلاً علی بن ابی طالب علیہ السلام ازین دلیل قدرت وقوع مثل وی صلی اللہ علیہ وسلم لازم می آید  
 زیرا که قدرت تکوین و صفت متغایر اند نزد ما تریبیه اثر قدرت و امکان حدوث از قیاد و نظر  
 بذات است نه وقوع آن با الفعل و اثر تکوین و وقوع تکوین با الفعل است و چون باری تعالی  
 انحضرت را خاتم النبیین و متمم دین و نعمت گردانید کما قال الله تعالی و لا یموت رسول الله  
 خاتم النبیین پس مثل وی صلی اللہ علیہ وسلم در خارج بحث منطوق این آیت و قرع و سومون  
 مثل بیست و انکار عموم قدرت نظر باشد که وقوع وجود مثل وی صلی اللہ علیہ وسلم در خارج  
 مقتضی با نکال تصویب قرانی کریم لازم می آید عبارت مرقومه بالا سیه ظاهر اور با هر سو که حسب  
 باری تعالی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین گردانید پس پیوسته مثل وی صلی اللہ علیہ وسلم  
 خارج بین مقتضی انکار قرآن شریف کالارم آید و اور منکر قرآن شریف کافر و کیونکہ قرآن اور  
 حدیث کتبی و کلامی که پیدا ہوئے محال ہوئی است تک اور لازم ہے یون کہتا ہے کہ مثل منکر  
 ایک نہیں ہزاروں پیدا ہو سکتا ہے بخود با اللہ البی و عقیدہ شیعہ و مرتد ہوتا ہے سب بطلان علم  
 شریعت و کما فی کتب الفقہاء من ابطال حکم الشریعت کیونکہ صومن عند کل محقق  
 ترجمہ کہ جب اول و یا ترتیب حکم کو وہ مرتد ہو تو یک کی ہند و اور بدون توبہ و جہنمی نہ ہو و یا  
 باقی مضمون ولایت اور نبوت کا آئینہ پرچہ میں ترقیم ہو و یگانہ فسطاط الشان طالع  
 ہر خاص عام کو دیا جاتا ہے کہ ہر مہینہ میں ایک پرچہ مضمون گوہ گون احوال نوع بنوع و جواب پرچہ  
 و بعضی صحت یعنی خاتم دینی خاتمہ کا جو ہر مہینہ میں شائع ہوتا ہے اور ہر مہینہ کا جواب اور شمار  
 نو مسلم و غیرہ نمبر و پرچہ کافی پرچہ ۱/ سالانہ ۸/ + قمر